An International Journal of ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES

ISLAMICUS

PAKISTAN ISLAMICUS

(An International Journal of Islamic and Social Sciences)

October-December, 2025, Volume:05, Issue:04 Pages:09-24

Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home

Publisher Website: https://www.mircpk.net

HEC "Y" Category

HJRS HEC Journal Recognition System

پاکستانی جامعات میں قیامت اور اس کی علامات پر تحقیقی رجحانات: ایک تجزیاتی وشماریاتی مطالعہ

THE STUDY OF ESCHATOLOGY IN PAKISTANI UNIVERSITIES: AN ANALYTICAL OVERVIEW OF THESES AND DISSERTATIONS ON THE SIGNS OF THE LAST DAY

***Tahira parveen[1], Professor Dr Arshad Muneer Laghari[2]**

[1] PhD Scholar for Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan.

[2] Dean, Chairperson, & Professor, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan.

ARTICLE INFO

Article History:

Received:	September 16, 2025
Revised:	October 09, 2025
Accepted:	October 12, 2025
Available Online:	October 14, 2025

Keywords:

Eschatology
Pakistani Universities
Signs of the Last Day
Islamic Studies
Academic Research

Funding:

This research journal (PIIJISS) doesn't receive any specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

This research paper presents a statistical and analytical study of theses and dissertations written on the topic of Signs of the Last Day (ʿAlāmāt al-Qiyāmah) in various Pakistani universities. The study covers research works completed up to 2020 in both public and private institutions under the departments of Islamic Studies and Theology. Data was collected through university websites, internet resources, and communication with faculty members. The purpose of this research is to evaluate the scope, trends, and thematic diversity of scholarly efforts related to eschatological studies in Pakistan. The analysis reveals that a significant number of academic works have been produced on subjects such as the Dajjāl, the return of ʿĪsā (A.S.), the Mahdī, moral decline, natural disasters, and interreligious perspectives on the Day of Judgment. The study concludes that the topic of eschatology continues to attract researchers from religious, philosophical, and scientific viewpoints, reflecting a growing academic interest in integrating traditional Islamic teachings with contemporary thought. The paper also highlights the need for further critical studies in Urdu exegetical literature concerning eschatological themes.

***Corresponding Author's Email:** tahirabuzdar6@gmail.com

انسانی تہذیب وتمدن اور کتابت وکتاب کا باہمی تعلق اور رشتہ اس قدر مضبوط مربوط اور ہم آہنگ بنیادوں پر استوار ہے کہ دونوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا اور دونوں کے ارتقاء کی تاریخ کا مطالعہ اس بات کے واضح وٹھوس شوائد فراہم کرتا ہے کہ جس قوم وملک نے اس رشتے کو کمزور یا نظر انداز کرنے یا توڑنے کی کوشش کی تو وہ قوم وملک خود صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ گئے۔انسانی تہذیب وتمدن کے نکھار اور ارتقا میں جتنا کردار کتابت وکتاب کا ہے خود کتابت وکتاب بھی اپنی نشو ونما اور ارتقاء میں اسی قدر انسانی تہذیب وتمدن کی مرہون منت ہے۔اگر یہ کہا جائے کہ انسانی تہذیب وتمدن میں نکھار لانے میں کتابت وکتاب نے ایک معلم اور کتاب کی ترقی وجاذبیت میں تہذیب وتمدن کی شائستگی نے ایک نفاست وجدت پسند مشاطہ کا کردار ادا کیا ہے۔تو بے جانہ ہوگا۔اس بات میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ قوموں اور ملکوں کی ترقی میں کتابت وکتاب و کردار ہمیشہ بنیادی واساسی رہا ہے۔

معاشرتی ارتقاء میں کتابت وکتاب کے اس کردار نے تحفظ کتاب کے احساس کو جنم دیا اور پھر اس احساس نے کتاب خانوں کی اساس وارتقاء کی راہیں ہموار کیں۔کتب خانوں کے قیام کا بنیادی مقصد کتابی صورت میں حاصل شدہ اعلی تہذیبی. علمی. ادبی. اور ثقافتی مواد کو محفوظ کرنا اور اسے آنے والی نسلوں تک منتقل کرنا ہے تاکہ انسانی تہذیب وتمدن کے ارتقاء وشائستگی کے سفر میں کوئی خلل نہ آنے پائے۔کتب خانوں میں محفوظ شدہ اس اعلی تہذیبی۔علمی۔ادبی۔اور ثقافتی مواد تک آسانی سے اور کم سے کم وقت میں رسائی بہم پہنچانے کے لیے کی جانے والے کوششوں کے نتائج میں لائبریری سائنس کی صورت میں ایک الگ اور باقاعدہ فن معرض وجود میں آگیا اور پھر لائبریری سائنس کے مطابق کتب خانہ میں موجود کتب تک رسائی و استفادہ کے لیے کتب کی باقاعدہ کتابیات فہارس واشارے مرتب کرانے کا کام شروع ہوا۔

مقالہ جات کی فہرست کی ضرورت واہمیت

مقالات۔کتابیات و فہارس مقالہ شناسی کے مضمون پر ایک مستقل تدوینی عمل ہے اور دور حاضر میں تو مقالہ جات وفہارس کا فن ایک مستقل حیثیت اختیار کر چکا ہے اور علمی دنیا میں تو تحقیقی امور کی تکمیلو سر انجام داہی میں کتابیات اور خصوصا فہارس مقالات کی جو اہمیت وافادیت ہے اس سے ہر وہ شخص آگاہ ہے جس کا واسطہ تحقیقی کاموں سے پڑتا ہے کتب خانہ ،کتب، اور کتابیات کا معیار جس قدر بلند ہوتا ہے تحقیقی کاموں کی رفتار معیار کی سرعت وثقاہت بھی اس قدر وقیع ہوتی ہے اور فہارس وکتابیات توان کاموں کو بروقت اور کم وقت میں مکمل کروانے میں خصوصی معاون کا کردار ادا کرتی ہے۔

کتابیات کوان کاموں کو بروقت اور کم وقت میں مکمل کرنے میں خصوصی معاون کا کردار ادا کرتی ہیں، یہ نہ صرف محقق وقاری کو اپنے موضوع سے متعلق مواد تک رسائی فراہم کرتی ہے بلکہ مواد کے انتخاب میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے، نیز اس بات کی بھی نشاندہی کرتی ہیں کہ متعلقہ مواد کب اور کس ادارے کی طرف سے شائع کردہ ہے، یہی وجہ ہے کہ محقق دوران تحقیق جب اپنی موضوع سے متعلقہ مواد کی تلاش میں مختلف کتب خانوں کی طرف رخ کرتا ہے تو کتب خانوں کی اچھی اور معیاری کتابیات وفہارس محقق کے لیے چراغ راہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور علمی مواد کی بروقت اور کم وقت میں فراہمی میں ایک راہ نما ثابت ہوتی ہیں اور محقق کے قیمتی وقت کو بچانے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

فہرست موضوع کی افادیت

فہرست موضوع کی افادیت بذیل نکات سے واضح ہوتی ہے،

1. فہرست موضوع متعلقہ موضوع پر کتب یا مقالہ کے انتخاب میں جامع، مفید اور معیاری بنانے میں رہنمائی ونشاندہی کرتی ہے۔
2. فہرست محقق کے قیمتی وقت کو بچانے میں معاون و مددگار ثابت ہوتی ہے۔
3. فہرست کے ذریعے محقق کو یہ جانکاری حاصل ہوتی ہے کہ مطلوبہ موضوع پر اب تک کتنا کام ہو چکا ہے اور اس موضوع پر کام کی ابھی کتنی اور کس پہلو سے گنجائش ہے۔
4. فہرست کم وقت میں مقالے کے نفس مضمون پر اطلاع فراہم کرنے میں بھی معاونت فراہم کرتی ہے۔

فہرست دوران تحقیق علمی مواد کی بروقت اور کم وقت میں فراہمی میں ایک راہ نما ثابت ہوتی ہیں۔

اسلوب تحقیق

زیر نظر تحقیقی مقالہ میں پاکستان بھر کی جامعات کے زیر اہتمام علامت قیامت پر لکھے جانے والے مقالات کا شماریاتی جائزہ لیا گیا ہے تاکہ اس مقالے میں پاکستان کی سرکاری اور غیر سرکاری جامعات کے شعبہ علوم اسلامیہ اور شعبہ عقیدہ والفلسفہ 2020 تک مکمل ہونے والے بی ایس ایم اے اور ایم ایس اور پی ایچ ڈی مقالات کو شامل تحقیق کیا گیا ہے مقالات کی معلومات کے لیے جامعہ کی ویب سائٹ اور انٹرنیٹ اور جامعہ کے متعلقہ اساتذہ سے بھی فہارس مقالات حاصل کیا گیا ہے۔

ہر مقالے میں ممکنہ طور پر مدرجہ ذیل معلومات سے وضاحت حاصل ہوتی ہے۔

1. مقالے کا موضوع، مقالہ نگار، نگران مقالہ، پروگرام ڈگری، شعبے کا نام، جامعہ کا نام، شہر کا نام، سن اشاعت،، وغیرہ
2. فہرست مرتب کرتے ہوئے مقالے کے عنوان، مصنف اور مرتب وغیرہ کے نام سے ابتدا کی گئی ہے
3. مکالے کے عنوان کے ناموں کی ترتیب میں حروف تہجی کا اعتبار کیا گیا ہے،
4. ہر مقالے کی کتاب معلومات میں مثلا عنوان مقالہ مصنف، مرتب، پروگرام ڈگری، شعبہ، جامعہ، وغیرہ پیش کیا گیا ہے
5. اس مقالے کا تحقیقی منہج تین حصوں پر مشتمل کیا گیا ہے ایک حصہ بی ایس اور ایم اے کے مقالہ جات اور دوسرے حصے میں ایم ایس اور ایم فل کے اور تیسرے حصے میں پی ایچ ڈی پر مرتب دیے گئے مقالہ جات شامل کیے
6. -زیر نظر تحقیقی مقالہ میں بنیادی طور پر مقداری اسلوب تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔
7. اس مقالے کا تحقیقی منہج تین حصوں پر مشتمل کیا گیا ہے ایک حصہ بی ایس اور ایم اے کے مقالہ جات اور دوسرے حصے میں ایم ایس اور ایم فل کے اور تیسرے حصے میں پی ایچ ڈی پر مرتب دیے گئے مقالہ جات شامل کیے گئے ہیں.
8. زیر نظر تحقیقی مقالہ میں بنیادی طور پر مقداری اسلوب تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔

بی ایس، ایم اے کے مقالہ جات

علامت قیامت کا ظہور اور عصر حاضر، مقالہ نگار عروج نعیم، نگران مقالہ نزہت فرزند، مقالہ برائے بی ایس، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، فیصل آباد، لاہور 2017۔[1]

علامات قیامت پر عصر حاضر کا لٹریچر اس بات کا غماز ہے کہ اس موضوع کو صرف مذہبی نقطہ نظر سے ہی نہیں بلکہ سائنسی، سماجی، سیاسی، اور فلسفیانہ تناظر میں بھی سمجھا جا رہا ہے۔ قیامت کی علامات کے مطالعے کا مقصد انسانیت کو موجودہ حالت میں بہتری لانے اور اخلاقی وروحانی اصلاح کی طرف مائل کرنا ہے

علامات قیامت اسلامی عقائد اور تصورات میں ایک اہم موضوع ہے، جس پر

قرآن اور حدیث میں مختلف تفصیلات آئی ہیں۔ یہ علامات قیامت کے قریب آنے کی نشاندہی کرتی ہیں، اور ان پر علماء نے بہت تحقیق کی ہے۔ اس تحقیق میں اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ علامات قیامت کے بارے میں کیا تصورات اور بحثیں عصر حاضر کے لٹریچر میں سامنے آئی ہیں۔

مناظر قیامت کا بیان پارہ عم کی روشنی میں۔ مقالہ نگار عظمی ریاض۔ نگران مقالہ لعظمی صفات۔ مقالہ برائے بی اے انرز۔ شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی۔ لاہور۔ 2007[2]

مناظر قیامت کا بیان پارہ عم کی روشنی میں ایک گہرے اور پیچیدہ موضوع ہے، جو قرآن و حدیث میں مختلف زاویوں سے بیان کیا گیا ہے۔ پارہ عم (سورۃ عم) کے ذریعے قیامت کے کچھ اہم مناظر کو خاص طور پر واضح کیا گیا ہے۔ اس سورہ میں قیامت کے دن کے آنے والے خوفناک اور ہولناک مناظر کو بیان کیا گیا ہے، جیسے کہ زمین کی حرکت، آسمان کا پھٹنا، اور انسانوں کا ایک دوسرے سے بے خبری کا عالم۔ قیامت کا دن "انسانوں کے لئے ایک سنگین دن ہوگا جس میں زمین اور آسمان کا ہر معمولی دھاگہ ٹوٹ جائے گا۔ انسان اپنی حالت میں بے بس اور خوف میں مبتلا ہوگا۔ اس دن انسان اپنے اعمال کا حساب دے گا اور کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ سورۃ عم کی روشنی میں قیامت کا منظر ایک ایسا وقت ہے جب کائنات کا سارا نظام تبدیل ہو جائے گا، ہر چیز جڑ سے ہل کر اپنی اصل حالت میں لوٹ آئے گی۔ زمین کا توازن، آسمان کا درز سے پھٹنا، اور انسانوں کی حالت، یہ سب قیامت کے دن کی ہولناکیوں کی عکاسی کرتے ہیں۔

ایسی حالت میں انسانوں کی حالت بے بسی اور پشیمانی کی ہوگی، اور اس دن کی ہولناکی انسان کو اس بات کا یقین دلائے گی کہ جو کچھ وہ دنیا میں کرتا رہا، اس کا انجام اس دن سامنے آ جائے گا۔

انتیسویں پارے کی روشنی میں احوال قیامت۔ مقالہ نگار طوبی نگران مقالہ سیدہ سعدیہ ۔مقالہ برائے بی ایس، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور 2015[3]

انتیسویں پارے (پارہ 29) کی روشنی میں قیامت کا احوال قرآن مجید میں بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس پارے میں قیامت کے دن کے شدید ہولناک واقعات، انسانوں کے اعمال کا حساب، جنت اور دوزخ کا منظر اور ان کے نتیجے میں انسانوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کے مطابق قیامت ایک ایسا دن ہوگا جس میں زمین و آسمان کی تمام تر ساخت تبدیل ہو جائے گی۔ یہ دن انسانوں کے اعمال کا حساب کتاب کرنے کا دن ہوگا، اور ہر شخص اپنے کیے کا جواب دہ ہوگا۔ قیامت کے دن کی شدت، لوگوں کی بے بسی، اور ان کے اعمال کے مطابق ان کا انعام یا عذاب کا فیصلہ کیا جائے گا۔ جنت میں ان لوگوں کو داخل کیا جائے گا جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، جبکہ دوزخ میں وہ لوگ ڈالے جائیں گے جو کفر، شرک، اور برے اعمال میں مبتلا رہے۔

اس پارے میں قیامت کے دن کی ہولناکیوں کی تفصیل اور اس کے بعد کے حالات پر غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے تاکہ انسان دنیا میں نیک عمل کرے اور اللہ کی رضا کی کوشش کرے۔ قیامت کی حقیقت کو سمجھ کر انسان اپنے رویے اور عقائد میں اصلاح کر سکتا ہے۔ مجموعی طور پر، انتیسویں پارے میں قیامت کے دن کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ انسان اس دن کی تیاری کرے اور اس کے آنے سے پہلے اپنے اعمال کا جائزہ لے کر درست راہ اختیار کرے۔

دورے فتن کی آحادیث کا سنن اربعہ سے مطالعہ۔ مقالہ نگار یمنی اکمل نگران مقالہ۔ نصرت جبین، مقالہ برائے بی ایس۔ شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی۔ لاہور 2016[4]

دورے فتن کی احادیث اسلامی متون میں اہم مقام رکھتی ہیں کیونکہ یہ مختلف اوقات میں آنے والی معاشرتی، سیاسی اور مذہبی مشکلات اور آزمائشوں کی پیش گوئی کرتی ہیں۔ سنن اربعہ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ) میں ان فتنوں کا ذکر مختلف احادیث کے ذریعے کیا گیا ہے جو امت مسلمہ کو ان کے دوران صبر، استقامت، اور ایمان کی حفاظت کی ترغیب دیتی ہیں۔ احادیث میں بیان کردہ فتنوں کی نوعیت مختلف ہے، جن میں سیاسی فساد، معاشرتی انتشار، اور مذہبی انحرافات شامل ہیں۔ ان فتنوں کو "دورے فتن" یا "فتنہ" کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے، جس میں مسلمانوں کو ان آزمائشوں سے بچنے اور ان پر صبر کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ بعض احادیث میں دورِ فتن کی علامات بھی بیان کی گئی ہیں، جیسے دجال کا ظہور، نفاق کا پھیلاؤ، اور علم کا کمیاب ہونا۔

سنن اربعہ میں موجود احادیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب فتنہ کا سامنا ہو تو ایمان کی پختگی اور ہدایت کی تلاش کے لیے علماء کی رہنمائی لینی چاہیے اور اللہ کی رضا کے لیے ہر ممکن احتیاط کی جانی چاہیے۔ ان احادیث کا مطالعہ مسلمانوں کو فتنوں سے بچنے کے لیے ایک راہنمائی فراہم کرتا ہے اور انہیں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس مطالعے کے ذریعے اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے کہ دورے فتن کا سامنا کرتے ہوئے فرد اور جماعت کو کس طرح اپنے عقیدہ، عمل اور معاشرتی تعلقات کو درست رکھنا چاہیے تاکہ وہ اللہ کی مدد اور رحمت کے مستحق ہوں۔

دورے فتن (فتنوں کے دور) کے بارے میں احادیث سنن اربعہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، اور سنن ابن ماجہ) میں مختلف حوالوں سے آئی ہیں، جو مسلمانوں کو فتنوں اور آفات کے بارے میں آگاہ کرتی ہیں اور ان سے بچنے کی راہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

احادیث فتن کا عصر حاضر پر انطباق صحیح بخاری کی روشنی میں تحقیقی جائزہ۔ مقالہ نگار عائشہ احمد۔ نگران مقالہ محمد امجد۔ مقالہ برائے بی ایس۔ شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی۔ ملتان 2019[5]

یہ تمام احادیث ہمیں فتنوں کے دور میں اپنے ایمان کی حفاظت کرنے، فتنوں سے بچنے، اور اللہ کی ہدایت پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ، ان احادیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ فتنوں سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان ان سے دور رہے، اور اگر ضروری ہو تو اپنے گھر میں رہ کر ان سے بچنے کی کوشش کرے۔

احادیث فتن کا عصر حاضر پر انطباق صحیح بخاری کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

صحیح بخاری کی روشنی میں فتنوں کے بارے میں معلومات ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہیں کہ موجودہ دور کے فتنوں کا مقابلہ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ دینی، سیاسی، اور سماجی سطح پر آنے والے فتنوں کے اثرات سے بچنے کے لیے علم، صبر، اور اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنا ضروری ہے۔

اس تحقیقی جائزے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ احادیث میں ذکر کردہ فتنوں کی علامات اور ان کی شدت عصر حاضر میں بھی محسوس کی جا رہی ہیں، اور اس سے بچنے کے لیے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا بے حد ضروری ہے۔ فتنوں کی اصطلاح اسلامی متون میں عمومی طور پر مشکلات، فساد، انحرافات، اور معاشرتی انتشار کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔ حدیثوں میں فتنوں کی پیش گوئی، ان کے علامات اور اثرات کا ذکر ملتا ہے، جن کا انطباق موجودہ دور پر کیا جا سکتا ہے۔ صحیح بخاری میں بھی کئی ایسی احادیث موجود ہیں جو فتنوں کی شدت اور ان کے دور کے بارے میں اطلاع دیتی ہیں۔ ان احادیث کا عصر حاضر پر انطباق کرنے سے نہ صرف ان فتنوں کی نوعیت کو سمجھا جا سکتا ہے بلکہ ان سے بچنے کے لیے درکار تدابیر بھی معلوم ہوتی ہیں۔

علامت قیامت احادیث کی روشنی میں۔ مقالہ نگار محمد سلیمان نگران مقالہ۔ عبدالحئ صدیقی۔ مکالہ برائے ایم اے۔ شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔ 1986[6]

علامت قیامت کا عصر حاضر میں تحقیقی جائزہ، مقالہ نگار محمد اکرم، نگران مقالہ بشیر احمد، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، منہاج یونیورسٹی، لاہورِ 2015[7]

علاماتِ قیامت کی تحقیق عصر حاضر میں مختلف دینی، فلسفیانہ، سائنسی اور سماجی زاویوں سے کی جا رہی ہے۔ قرآن و حدیث میں قیامت کی نشانیاں بڑی وضاحت کے ساتھ آئی ہیں، جنہیں مختلف مفسرین اور علماء نے اپنے اپنے عہد میں مختلف انداز میں سمجھا اور بیان کیا ہے۔ آج کے دور میں ان علامات پر تحقیق کا مقصد نہ صرف دینی تفہیم کو اجاگر کرنا ہے، بلکہ ان کے سائنسی، سماجی اور ثقافتی اثرات کو بھی سمجھنا ہے۔ عصر حاضر میں قیامت کی علامات پر تحقیق میں نئے زاویے سامنے آئے ہیں، جو کہ نہ صرف دین کے علم کا حصہ ہیں بلکہ سائنسی، سماجی، اور فلسفیانہ تفہیم سے بھی جڑے ہوئے ہیں۔ تاہم، ان تمام تحقیقاتی زاویوں کا مقصد ایک ہی ہے کہ ہم قیامت کی حقیقت اور اس کی تیاری کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو درست کریں۔

سائنسی تحقیق: جدید سائنسی تحقیقات نے کئی علامات کے حوالے سے نئے پہلو سامنے رکھے ہیں۔ مثال کے طور پر، فضا میں بدلتی ہوئی موسمیاتی کیفیت، زمین کے ماحول میں آلودگی، قدرتی آفات جیسے کہ زلزلے، سیلاب اور طوفان، جو قرآن اور حدیث میں قیامت کی علامات میں بیان کیے گئے ہیں، کو آج کے سائنسی دور میں بہت زیادہ بڑھا ہوا دیکھا گیا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کی شدت میں اضافہ اور قدرتی آفات کا تیز تر وقوع پذیر ہونا ان علامات کی حقیقت کے قریب لے آتا ہے۔

تصور آخرت کا تقابلی مطالعہ الہامی اور غیر الہامی مذاہب کی روشنی میں, مقالہ نگار عباس علی, نگران مقالہ نور الدین جامی، مقالہ برائے ایم اے، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، 1943[8]

تصورِ آخرت مختلف مذاہب میں اہم ترین موضوعات میں سے ایک ہے۔ یہ تصور انسان کے اخلاقی، روحانی، اور معاشرتی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ "اعلامی" اور "غیر اعلامی" مذہب کے تناظر میں تصورِ آخرت کا مطالعہ ایک منفرد زاویہ فراہم کرتا ہے، کیونکہ ان دونوں قسم کے مذاہب میں ایمان، اس کے اظہار کے طریقے، اور آخرت کی حقیقت کے بارے میں مختلف نقطہ نظر پائے جاتے ہیں۔ تصورِ آخرت کا مطالعہ اعلامی اور غیر اعلامی مذاہب کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے ایک اہم میدان فراہم کرتا ہے۔ اعلامی مذاہب میں آخرت کا تصور زیادہ واضح اور جزئیات سے بھرپور ہے، جب کہ غیر اعلامی مذاہب میں یہ تصور زیادہ تجریدی اور روحانی ہے۔ دونوں اقسام کے مذاہب میں انسان کی زندگی کے اعمال کا بعد کی زندگی پر اثر اہم موضوع ہے، لیکن اس کے اظہار کا طریقہ مختلف ہے۔

اس لٹریچر ریویو سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مختلف مذاہب میں آخرت کے تصور کی تفصیلات اور اس کی نوعیت اس بات پر منحصر ہے کہ وہ مذہب کس طرح کی بنیادی تصورات (وحی یا فلسفہ) پر مبنی ہے۔

علامت قیامت کا ایک تحقیقیاتی مطالعہ، مقالہ نگار غلام احمد خان، نگران مقالہ بشیر احمد منصوری، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور۔ 1986[9]

قیامت کے متعلق مختلف مذہبی متون میں گہرے اور پیچیدہ حوالوں کی موجودگی ہے، جن

کی بنیاد پر مختلف مکاتب فکر نے قیامت کی علامات کا ذکر کیا ہے۔ قرآن و حدیث میں قیامت کے دن کے آثار اور علامتوں کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جو انسانوں کو اس دن کی حقیقت اور اس کے قریب آنے کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد قیامت کی علامات کا جائزہ لینا اور مختلف ثقافتی، مذہبی، اور علمی زاویوں سے ان علامات کی تشریح کرنا ہے۔ یہ مطالعہ قرآن، حدیث، اور مختلف مسلم اسکالروں کی تشریحات کی روشنی میں قیامت کے دن کی علامات کی پہچان اور ان کے موجودہ وقت سے تعلقات پر مبنی ہوگا۔ اس میں قیامت کی ظاہری علامات جیسے سورج کا مغرب سے نکلنا، دھند، زلزلے، آسمان کا پھٹنا اور دیگر قدرتی آفات پر روشنی ڈالی جائے گی، ساتھ ہی انسانوں کے اخلاقی اور روحانی رویوں میں تبدیلیوں کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔

اس تحقیق میں قیامت کی علامات کے مختلف طبقات پر گفتگو کی جائے گی۔ قدرتی آفات اور علامات: جیسے بڑے زلزلے، سیلاب، اور سمندری طوفان۔

اخلاقی انحطاط: جس میں فساد، قتل، جھوٹ، خیانت اور فحاشی کے بڑھنے کا ذکر کیا جائے گا۔

اجتماعی تبدیلیاں: مختلف قوموں کا عروج وزوال، اور لوگوں کا اجتماعی فلاح وفساد

روحانی علامات: جیسے کہ ایمان میں کمی، دین سے دوری، اور روحانیت کی غیبت۔

اس مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ ہم قیامت کی علامات کو نہ صرف ماضی کے تاریخی و مذہبی تناظر میں سمجھیں، بلکہ ان کا موجودہ دور کے حالات سے کیا تعلق ہے، اس کا بھی تجزیہ کریں۔ قیامت کی علامات ہمیں نہ صرف مستقبل کی پیشگوئیاں فراہم کرتی ہیں، بلکہ یہ ہماری روحانی بیداری اور اخلاقی اصلاح کی ضرورت کو بھی اجاگر کرتی ہیں۔

قیامت کی علامات ایک پیچیدہ اور گہرے مفہوم کی حامل ہیں جو انسان کو اپنی زندگی کی حقیقت اور اس کے روحانی و اخلاقی ارتقاء کے بارے میں آگاہ کرتی ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد ان علامتوں کو ایک نئے اور گہرے تناظر میں پیش کرنا ہے تاکہ ہم ان کی حقیقت اور ان کے آنے والے دنوں کے اثرات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

نفسیات اور مناظر قیامت، مقالہ نگار شگفتہ نسرین، نگران مقالہ محمد اظہار الحق، مقالہ برائے ایم اے، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، 2011[10]

قیامت کے متعلق مختلف مذہبی متون میں گہرے اور پیچیدہ حوالوں کی موجودگی ہے، جس بنیاد پر مختلف مکاتب فکر نے قیامت کی علامات کا ذکر کیا ہے۔ قرآن وحدیث نے قیامت کے دن کے آثار اور علامتوں کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے، جو انسانوں کو اس دن کی حقیقت اور قریب آنے کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد قیامت کی علامات کا جائزہ لینا اور مختلف ثقافتی، مذہبی، اور علمی زاویوں سے ان علامات کی تشریح کرنا ہے۔

یہ مطالعہ قرآن، حدیث، اور مختلف مسلم اسکالروں کی تشریحات کی روشنی میں قیامت کے دن کی علامات کی پہچان اور ان کے موجودہ وقت سے تعلقات پر مبنی ہوگا۔ اس میں قیامت کی ظاہری علامات جیسے سورج کا مغرب سے نکلنا، دھند، زلزلے، آسمان کا پھٹنا اور دیگر قدرتی آفات پر روشنی ڈالی جائے گی، ساتھ ہی انسانوں کے اخلاقی اور روحانی رویوں میں تبدیلیوں کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔

اس تحقیق میں قیامت کی علامات کے مختلف طبقات پر گفتگو کی جائے گی

قدرتی آفات اور علامات: جیسے بڑے زلزلے، سیلاب، اور سمندری طوفان۔

اخلاقی انحطاط: جس میں فساد، قتل، جھوٹ، خیانت اور فحاشی کے بڑھنے کا ذکر کیا جائے گا۔

اجتماعی تبدیلیاں: مختلف قوموں کا عروج وزوال، اور لوگوں کا اجتماعی فلاح وفساد۔

روحانی علامات: جیسے کہ ایمان میں کمی، دین سے دوری، اور روحانیت کی غیبت۔

اس مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ ہم قیامت کی علامات کو نہ صرف ماضی کے تاریخی و مذہبی تناظر میں سمجھیں، بلکہ ان کا موجودہ دور کے حالات سے کیا تعلق ہے، اس کا بھی تجزیہ کریں۔ قیامت کی علامات ہمیں نہ صرف مستقبل کی پیشگوئیاں فراہم کرتی ہیں، بلکہ یہ ہماری روحانی بیداری اور اخلاقی اصلاح کی ضرورت کو بھی اجاگر کرتی ہیں۔ قیامت کی علامات ایک پیچیدہ اور گہرے مفہوم کی حامل ہیں جو انسان کو اپنی زندگی کی حقیقت اور اس کے روحانی و اخلاقی ارتقاء کے بارے میں آگاہ کرتی ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد ان علامتوں کو ایک نئے اور گہرے تناظر میں پیش کرنا ہے تاکہ ہم ان کی حقیقت اور ان کے آنے والے دنوں کے اثرات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

احوال قیامت پارہ تیس ربع اول کی روشنی میں۔ مقالہ نگار ثناء اطہر، نگران مقالہ محمد قاسم بٹ، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور، 2018[11]

قیامت کے بارے میں احادیث میں مختلف علامات اور نشانات ذکر کیے گئے ہیں جنہیں علامت قیامت کہا جاتا ہے۔ یہ علامات قیامت کے قریب آنے کی نشاندہی کرتی ہیں اور اسلامی عقیدے کے مطابق دنیا کے خاتمے اور آخرت کے آغاز کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

احادیث کی روشنی میں قیامت کی اہم علامات میں شامل ہیں:

دجال کا ظہور: دجال کا آنا بڑی علامت ہے، جو لوگوں کو فریب دے کر ان کی ایمانی قوت کو آزمائے گا۔

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول: حضرت عیسیٰ کا دوبارہ دنیا میں آنا اور دجال کا مقابلہ کرنا، یہ قیامت سے پہلے کی اہم علامتوں میں سے ہے۔

یاجوج ماجوج کا خروج: یاجوج ماجوج کا آنا ایک اور اہم علامت ہے جو دنیا میں فساد پھیلائے گا۔

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا: ایک دن سورج مغرب سے طلوع ہوگا، جو قیامت کے قریب ہونے کا اشارہ ہوگا۔

دبہ کا ظہور: ایک دبہ (جانور) کا ظہور ہوگا جو لوگوں سے بات کرے گا اور انہیں ایمان لانے کی دعوت دے گا۔

دھواں (دخان): قیامت کے قریب ایک دھواں پھیل جائے گا جو لوگوں کو گھیرے گا۔

زمین کا ہلنا اور بڑے زلزلے: قیامت سے پہلے زمین میں زلزلے اور بڑی تبدیلیاں آئیں گی۔

جہاں میں فتنہ وفساد: معاشرتی بے چینی، قتل وغارت، اور فسادات کا بڑھنا بھی قیامت کی علامات میں شامل ہے۔

یہ علامات اس بات کا اشارہ دیتی ہیں کہ دنیا کا اختتام قریب ہے اور اس کے بعد حساب و کتاب اور قیامت کا دن آئے گا۔

علامت قیامت: احادیث کی روشنی میں، مقالہ نگار قادر بخش، نگران مقالہ عبدالراشد نعمانی، مقالہ برائے ایم اے ، شعبہ علوم اسلامیہ ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 1966[12]

قیامت کے بارے میں احادیث میں مختلف علامات اور نشانات ذکر کیے گئے ہیں جنہیں علامت قیامت کہا جاتا ہے۔ یہ علامات قیامت کے قریب آنے اور اسلامی عقیدے کے مطابق اس دنیا کے خاتمے اور آخرت کے آغاز کی طرف اشارہ کرتی ہیں

احادیث کی روشنی میں قیامت کی اہم علامات میں شامل ہیں:

دجال کا ظہور: دجال کا آنا بڑی علامت ہے، جو لوگوں کو فریب دے کر ان کی ایمانی قوت کو آزمائے گا

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول: حضرت عیسیٰ کا دوبارہ دنیا میں آنا اور دجال کا مقابلہ کرنا، یہ قیامت سے پہلے کی اہم علامتوں میں سے ہے

یاجوج ماجوج کا خروج: یاجوج ماجوج کا آنا ایک اور اہم علامت ہے جو دنیا میں فساد پھیلائے گا۔

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا: ایک دن سورج مغرب سے طلوع ہوگا، جو قیامت کے قریب ہونے کا اشارہ ہوگا۔

دبہ کا ظہور: ایک دبہ (جانور) کا ظہور ہوگا جو لوگوں سے بات کرے گا اور انہیں ایمان لانے کی دعوت دے گا۔

دھواں (دخان): قیامت کے قریب ایک دھواں پھیل جائے گا جو لوگوں کو گھیرے گا۔

زمین کا ہلنا اور بڑے زلزلے: قیامت سے پہلے زمین میں زلزلے اور بڑی تبدیلیاں آئیں گی۔

جہاں میں فتنہ وفساد: معاشرتی بے چینی، قتل وغارت، اور فسادات کا بڑھنا بھی قیامت کی علامات میں شامل ہے۔

یہ علامات اس بات کا اشارہ دیتی ہیں کہ دنیا کا اختتام قریب ہے اور اس کے بعد حساب و کتاب اور قیامت کا دن آئے گا۔

انسانی زندگی پر قیامت کے اثرات، مقالہ نگار زبیدہ، نگران مقالہ نور حیات خان، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد، 2009[13]

"انسانی زندگی پر قیامت کے اثرات" کے موضوع پر ایک مختصر تجزیہ پیش کرتے ہوئے، ہم دیکھتے ہیں کہ قیامت کا تصور انسانوں کی زندگی میں خوف، بے چینی اور امید کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ قیامت کے دن کے تصور کا تعلق انسانوں کی روحانیت، اخلاقیات اور زندگی کے مقصد سے جڑا ہوا ہے۔ اس دن کے بارے میں مذہبی تعلیمات میں بتایا گیا ہے کہ یہ ایک ایسا دن ہوگا جب تمام انسانوں کے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا ملے گی۔

قیامت کا تصور انسان کی اخلاقی زندگی پر گہرا اثر ڈالتا ہے، کیونکہ یہ اسے اپنی موجودہ زندگی کے مقصد کو سمجھنے اور اس کے اخلاقی عمل کی اہمیت کا ادراک کرواتا ہے۔ اس کے ذریعے انسانوں میں ایک ایسا خوف پیدا ہوتا ہے جو انہیں اپنی زندگی میں اچھے اور نیک اعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے، کیونکہ قیامت کے دن کے نتائج ان کی موجودہ زندگی کے انتخابوں سے جڑے ہوئے ہیں۔

مزید برآں، قیامت کا خیال انسانوں کو عارضی دنیاوی خوشیوں کے بجائے، دائمی سکون اور آخرت کی کامیابی کی طرف راغب کرتا ہے، جس کا اثر ان کے روزمرہ کے فیصلوں، تعلقات اور اخلاقی رویوں پر پڑتا ہے۔ اس لیے قیامت کے اثرات انسان کی زندگی میں نہ صرف ایک روحانی اور ذہنی تبدیلی لاتے ہیں، بلکہ اس کے عمل اور طرزِ زندگی پر بھی دیرپا اثر ڈالتے ہیں

مسلمانوں کے موجودہ احوال کتاب الفتن کتاب حدیث کی روشنی میں، مقالہ نگار منزہ بانو، نگران مقالہ ثمر فاطمہ، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ ،پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 1994[14]

کتاب الفتن" حضرت امام نووی کی ایک مشہور کتاب ہے جس میں وہ مختلف فتنوں، مشکلات، اور چیلنجز کا ذکر کرتے ہیں جو قیامت کے قریب مسلمانوں اور انسانیت کو درپیش ہوں گے۔ یہ کتاب حدیث کی روشنی میں مسلمانوں کے مستقبل کے حالات کی پیش گوئیاں پیش کرتی ہے۔ لٹریچر ریویو میں اس کتاب کے اہم نکات اور مسلمانوں کے موجودہ حالات کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ کتاب الفتن میں بیان کردہ فتنوں کی موجودہ مسلمانوں کے حالات سے بڑی مشابہت ہے۔ ہمیں ان پیش گوئیوں کو سمجھ کر اپنے معاشرتی، سیاسی، اور روحانی مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ امام نووی کی اس کتاب کا مطالعہ مسلمانوں کو آئندہ آنے والی مشکلات کے لیے تیار کر سکتا ہے اور انہیں اتحاد، ایمان، اور اخلاقی ترقی کی اہمیت کا احساس دلاتا ہے۔

جامع ترمذی کی کتاب الفتن کا جدید تناظر میں تحقیقی مطالعہ، مقالہ نگار ساجدہ پروین، نگران مقالہ محمد اکرام رانا، مقالہ برائے ایم اے، منہاج یونیورسٹی، لاہور 2017[15]

جامع الترمذی، جو کہ حدیث کی ایک مشہور و معتبر کتاب ہے، میں موجود "کتاب الفتن" (فتنوں کے باب) کا مطالعہ کرنے سے ہمیں مختلف فتنوں، ان کی علامات، اسباب اور اثرات کے بارے میں تفصیلی معلومات ملتی ہیں۔ یہ باب مسلمانوں کے معاشرتی، سیاسی اور دینی مسائل کی نشاندہی کرتا ہے جو قیامت کے قریب وقوع پذیر ہونے والے ہیں۔

جدید تناظر میں اس کتاب کا مطالعہ کئی زاویوں سے کیا جا سکتا ہے، جن میں مذہبی، سیاسی، سوشل اور تاریخی پہلو شامل ہیں۔

برصغیر کے شارحین حدیث، مقالہ نگار صبیحہ خاکوانی، نگران مقالہ منظور احمد میاں، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 1978[16]

تصور ظہور مہدی: نصوص کا مطالعہ، مقالہ نگار شفیق الرحمن، نگران مقالہ غلام علی خان، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 2011[17]

"ظہور مہدی" ایک اہم اور پیچیدہ موضوع ہے جس کا تعلق اسلامی روایات اور عقائد سے ہے، خصوصاً شیعہ اور سنی مسالک میں اس کا خاص مقام ہے۔ اس موضوع پر متعدد نصوص میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ "ظہور" سے مراد حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا دنیا میں ظہور اور ان کا قیام ہے جو دنیا میں عدل و انصاف قائم کرنے کے لیے آئیں گے۔

ظہور مہدی پر نصوص کا مطالعہ کے دوران مختلف اہم پہلوؤں کو زیر بحث لایا جاتا ہے، جن میں شامل ہیں۔

قرآنی اور حدیثی نصوص: قرآن مجید میں حضرت مہدی کے ظہور کا واضح طور پر ذکر نہیں کیا گیا، لیکن بعض آیات کو ان کے ظہور سے مربوط کیا گیا ہے، جیسے کہ آیت

"وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَجَعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ" (قصص:5)

جو عموماً مہدی کے ظہور کی طرف اشارہ سمجھا جاتا ہے۔

احادیث میں امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے میں تفصیل سے ذکر موجود ہے، خصوصاً صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر معتبر کتب حدیث میں، جن میں مختلف صحابہ کرام سے نقل شدہ روایات ہیں۔

شیعہ اور سنی روایات: شیعہ مسلم دنیا میں امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ایک اہم موضوع ہے، اور ان کے بارے میں زیادہ تفصیل سے روایات موجود ہیں۔

سنی مسلم روایات میں بھی مہدی کے ظہور کا ذکر ہے، مگر شیعہ روایات کی نسبت سنی روایات میں ان کا کردار کم واضح ہے۔

شیعہ عقائد کے مطابق امام مہدی (علیہ السلام) غیبت میں ہیں اور ان کا ظہور ایک خاص وقت پر ہوگا، جب دنیا میں فساد اور ظلم کا حد سے تجاوز ہو چکا ہوگا۔

ظہور مہدی کے آثار: مختلف اسلامی متون میں حضرت مہدی کے ظہور سے متعلق کئی آثار و علامات ذکر کی گئی ہیں۔ ان میں اہم ترین علامات میں امام مہدی کے ظہور سے پہلے مختلف سماجی، سیاسی، اور قدرتی تبدیلیاں شامل ہیں۔

یہ علامات عام طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ امام مہدی کا ظہور ایک عالمگیر تبدیلی کی علامت ہوگا، جو دنیا میں عدل و انصاف قائم کرے گا۔

فلسفیانہ اور روحانی تشریحات: ظہور مہدی کے بارے میں مختلف فلسفیانہ اور روحانی تشریحات بھی کی گئی ہیں، جن میں اس کو روحانی انقلاب اور انسانوں کے دلوں میں سچائی کی تلاش کے طور پر دیکھا گیا ہے۔

بعض مفکرین نے مہدی کے ظہور کو ایک داخلی اور روحانی تبدیلی سے جوڑا ہے، جو فرد کے ضمیر اور معاشرتی نظم میں ایک نیا آغاز کرے گا۔

انتہائی حالات اور عالمی منظرنامہ: اسلامی تعلیمات میں حضرت مہدی کا ظہور اُس وقت ہوگا جب دنیا میں ظلم، فساد، اور فتنہ کا دور دورہ ہو چکا ہوگا۔ اس کے نتیجے میں مہدی عدل و انصاف کا قیام کریں گے، اور وہ تمام ظلم و جبر کا خاتمہ کر کے ایک ایسا معاشرہ قائم کریں گے جہاں امن، سکون، اور عدل کا راج ہوگا۔

ظہور مہدی کے موضوع پر نصوص کا مطالعہ ایک اہم علمی اور دینی عمل ہے جو مسلمانوں کے ایمان، عقائد اور فلسفے کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ نصوص مختلف مسالک کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے اور ان کی روحانی بصیرت کو بڑھانے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

فتنہ دجال اور ظہور امام مہدی، مقالہ نگار محمد عارف ڈمر، نگران مقالہ حیدر شاہ، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ، 2015[18]

"ظہور مہدی" ایک اہم اور پیچیدہ موضوع ہے جس کا تعلق اسلامی روایات اور عقائد سے ہے، خصوصاً شیعہ اور سنی مسالک میں اس کا خاص مقام ہے۔ اس موضوع پر متعدد نصوص میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ "ظہور" سے مراد حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا دنیا میں ظہور اور ان کا قیام ہے جو دنیا میں عدل و انصاف قائم کرنے کے لیے آئیں گے۔

ظہور مہدی پر نصوص کا مطالعہ کے دوران مختلف اہم پہلوؤں کو زیر بحث لایا جاتا ہے، جن میں شامل ہیں:

قرآنی اور حدیثی نصوص: قرآن مجید میں حضرت مہدی کے ظہور کا واضح طور پر ذکر نہیں کیا گیا، لیکن بعض آیات کو ان کے ظہور سے مربوط کیا گیا ہے، جیسے کہ آیت

"وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَجَعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ" (قصص:5)

جو عموماً مہدی کے ظہور کی طرف اشارہ سمجھا جاتا ہے۔

احادیث میں امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے میں تفصیل سے ذکر موجود ہے، خصوصاً صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر معتبر کتب حدیث میں، جن میں مختلف صحابہ کرام سے نقل شدہ روایات ہیں۔

شیعہ اور سنی روایات: شیعہ مسلم دنیا میں امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ایک اہم موضوع ہے، اور ان کے بارے میں زیادہ تفصیل سے روایات موجود ہیں۔

سنی مسلم روایات میں بھی مہدی کے ظہور کا ذکر ہے، مگر شیعہ روایات کی نسبت سنی روایات میں ان کا کردار کم واضح ہے۔

شیعہ عقائد کے مطابق امام مہدی (علیہ السلام) غیبت میں ہیں اور ان کا ظہور ایک خاص وقت پر ہوگا، جب دنیا میں فساد اور ظلم کا حد سے تجاوز ہو چکا ہوگا۔

ظہور مہدی کے آثار: مختلف اسلامی متون میں حضرت مہدی کے ظہور سے متعلق کئی آثار و علامات ذکر کی گئی ہیں۔ ان میں اہم ترین علامات میں امام مہدی کے ظہور سے پہلے مختلف سماجی، سیاسی، اور قدرتی تبدیلیاں شامل ہیں۔

یہ علامات عام طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ امام مہدی کا ظہور ایک عالمگیر تبدیلی کی علامت ہوگا، جو دنیا میں عدل و انصاف قائم کرے گا۔

فلسفیانہ اور روحانی تشریحات: ظہور مہدی کے بارے میں مختلف فلسفیانہ اور روحانی تشریحات بھی کی گئی ہیں، جن میں اس کو روحانی انقلاب اور انسانوں کے دلوں میں سچائی کی تلاش کے طور پر دیکھا گیا ہے۔

بعض مفکرین نے مہدی کے ظہور کو ایک داخلی اور روحانی تبدیلی سے جوڑا ہے، جو فرد کے ضمیر اور معاشرتی نظم میں ایک نیا آغاز کرے گا۔

انتہائی حالات اور عالمی منظر نامہ: اسلامی تعلیمات میں حضرت مہدی کا ظہور اُس وقت ہو گا جب دنیا میں ظلم، فساد، اور فتنہ کا دور دورہ ہو چکا ہوگا۔ اس کے نتیجے میں مہدی عدل و انصاف کا قیام کریں گے، اور وہ تمام ظلم و جبر کا خاتمہ کر کے ایک ایسا معاشرہ قائم کریں گے جہاں امن، سکون، اور عدل کا راج ہوگا۔ ظہور مہدی کے موضوع پر نصوص کا مطالعہ ایک اہم علمی اور دینی عمل ہے جو مسلمانوں کے ایمان، عقائد اور فلسفے کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ نصوص مختلف مسالک کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے اور ان کی روحانی بصیرت کو بڑھانے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

فتنہ دجال اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں، مقالہ نگار فرحانہ اسلم، نگران مقالہ ناہید علی زئی، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، گومل یونیورسٹی ڈیرا اسماعیل خان، 2011[19]

فتنہ دجال ایک عظیم اور شدید آزمائش ہے جو قیامت سے پہلے وقوع پذیر ہوگی، جیسا کہ مختلف اسلامی متون میں ذکر کیا گیا ہے۔ دجال ایک شخص یا طاقت کے طور پر آ کر لوگوں کی عقیدے اور ایمان کو آزمانے کی کوشش کرے گا، اور اپنی فریب کاریوں سے لوگوں کو اپنے پیچھے لگانے کی کوشش کرے گا۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، دجال کا مقابلہ ایمان و عمل کی مضبوطی سے کیا جا سکتا ہے

امت مسلمہ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ دجال کے فتنہ سے بچنے کے لیے اپنے ایمان کو مستحکم رکھیں، قرآن و سنت کی تعلیمات کو اپنائیں، اور اپنے اندر استقامت اور تقویٰ کی صفات پیدا کریں۔ اس کے علاوہ، امت مسلمہ کو دجال کے فتنے کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا اور ایک دوسرے کی مدد کرنا بھی ضروری ہے تاکہ اس فتنہ سے بچا جا سکے

اس تحقیق میں دجال کے فتنہ کی حقیقت، علامات، اور امت مسلمہ کی ذمہ داریوں کا جائزہ لیا جائے گا تاکہ اس فتنے سے نجات پانے کے لیے ایک جامع حکمت عملی تیار کی جا سکے۔

فتنہ الدجال، مقالہ نگار محمد شریف، نگران مقالہ عبدالرشید نعمانی، مقالہ برائے ایم اے شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 1967[20]

فتنہ دجال ایک اہم موضوع ہے جو اسلامی تعلیمات میں آتا ہے۔ دجال ایک جھوٹا اور فریب کار فرد ہوگا جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوگا اور لوگوں کو اپنے جھوٹے دعوؤں سے گمراہ کرے گا۔ دجال کی آمد ایک عظیم فتنہ کی علامت سمجھی جاتی ہے، جس میں وہ انسانوں کو اپنی معجزات کی مدد سے آزمائے گا اور اپنی قدرت کے جھوٹے دعوے کرے گا۔ اسلامی روایات کے مطابق دجال کا ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا میں فساد اور بداعمالیاں اپنے عروج پر ہوں گی۔ اس کی خاصیت یہ ہوگی کہ اس کے پاس دنیا کی تمام ظاہری طاقتیں اور وسائل ہوں گے، لیکن وہ دراصل اللہ کے برے کاموں کو فروغ دینے والا ہوگا۔ دجال کا سامنا مسلمانوں کے لئے ایک سخت امتحان ہوگا، اور اس سے بچنے کے لیے ایمان اور سچے عقیدے کی ضرورت ہوگی۔

دجال کی علامتوں میں ایک آنکھ کا ہونا، اور اس کے پیچھے بہت ساری تکلیفوں اور فتنوں کا ہونا شامل ہے۔ اس کی دہشت اور جادوئی طاقتوں سے بچنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس کے بارے میں آگاہ کیا اور اس سے بچنے کی تدابیر سکھائیں۔ اس کا خاتمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے ہوگا، جو دجال کو قتل کریں گے اور اسلام کے پیغام کو دوبارہ غالب کریں گے۔

اسلام میں امام مہدی کا تصور، مقالہ نگار علاؤالدین، انگران مقالہ محمد صدالعلی اچکزئی مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ، 2012[21]

اسلام میں امام مہدی (علیہ السلام) کا تصور ایک اہم دینی عقیدہ ہے جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے، اور یہ ایمان کے مختلف مکاتب فکر میں مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ امام مہدی کو ایک مصلح اور رہنما کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جو قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے تاکہ عدل و انصاف قائم کریں اور دنیا کو ظلم و فساد سے پاک کریں۔

شیعہ مسلمانوں کے نزدیک امام مہدی (علیہ السلام) وہ بارہویں امام ہیں جو غیبت میں ہیں اور ان کی ظہور کے بعد وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ شیعہ عقیدہ کے مطابق امام مہدی کا آنا ایک مقدس عمل ہے اور ان کا ظہور دنیا کے آخر میں ہوگا، جب دنیا میں شدید فساد اور ظلم ہوگا۔

سنی مسلمانوں کے نزدیک بھی امام مہدی کا عقیدہ موجود ہے، مگر ان کا تصور زیادہ عمومی اور مبہم ہے۔ سنیوں کے مطابق امام مہدی ایک ایسے رہنما ہوں گے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے ہوں گے اور جو قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے تاکہ مسلمانوں کی قیادت کریں، ان کے ایمان کو مضبوط کریں اور دنیا میں عدل و انصاف قائم کریں۔ امام مہدی کے ظہور کا تصور اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ آخر الزمان میں ایک ایسے رہنما کی ضرورت ہے جو انسانی معاشرت میں عدل، امن، اور اخلاقی اصلاح لے کر آئے، تاکہ دنیا کی بے چینی اور فساد کا خاتمہ ہو۔

اقبال کا تصور آخرت، مقالہ نگار گلشن پروین، نگران مقالہ بشیر احمد منصوری، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 1989[22]

یاجوج ماجوج منتخب اردو تفسیری ادب کا مطالعہ، مقالہ نگار زرینہ یاسین نگران مقالہ محمد عابد ندیم، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور 2017[23]

"یاجوج ماجوج" ایک تاریخی اور دینی تصور ہے جسے مختلف ثقافتوں اور مذہبی متون میں اہمیت حاصل ہے، بالخصوص قرآن اور حدیث میں۔ اس مطالعے کا مقصد اردو تفسیری ادب میں یاجوج ماجوج کی تفصیل اور ان کی علامات و معانی کا جائزہ لینا ہے۔ اردو تفسیری ادب میں مختلف مفسرین نے یاجوج ماجوج کے ذکر پر اپنی مختلف تشریحات پیش کی ہیں جو اس موضوع کی پیچیدگیوں اور ان کے پس منظر کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

اس تحقیق میں یہ تجزیہ کیا جائے گا کہ اردو تفسیری ادب میں یاجوج ماجوج کی موجودگی کو کس طرح مختلف تفسیروں اور اس کی روایتوں میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، مختلف مفسرین جیسے امام ابن کثیر، مولانا مودودی، اور دیگر اردو تفسیروں میں ان کے کردار، علامات اور ان کے ظہور کے متعلق کیا تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔ تحقیق میں یہ بھی دیکھنے کی کوشش کی جائے گی کہ یاجوج ماجوج کی تفصیلات کیسے وقت کے ساتھ تبدیل ہوئی ہیں اور جدید اردو تفسیری ادب میں ان کی کیا اہمیت ہے

اہم نکات:

یاجوج ماجوج کا مفہوم اور تشریح

اردو تفسیری ادب میں یاجوج ماجوج کی مختلف تفسیریں

یاجوج ماجوج کے ظہور کی علامات اور ان کی تشریحات

مختلف مفسرین کی رائے اور اردو ادب میں ان کا اثر

یاجوج ماجوج کے تصور کی مذہبی، ثقافتی، اور معاشرتی اہمیت

اس تحقیق کے ذریعے یاجوج ماجوج کے موضوع پر اردو تفسیری ادب میں پائے جانے والے مختلف زاویہ نظر کو اجاگر کیا جائے گا تاکہ اس اہم موضوع کی فہم اور تشریح میں گہرائی پیدا کی جاسکے۔

قرآن وحدیث میں یاجوج ماجوج

سورۃ الکہف (18:94) میں یاجوج ماجوج کا ذکر حضرت ذوالقرنین کے واقعہ میں آتا ہے۔ حضرت ذوالقرنین نے ایک مضبوط دیوار یا سد بنوائی تاکہ یاجوج ماجوج کی قوم کو دنیا کی دیگر قوموں سے محفوظ رکھا جاسکے۔ یہ دیوار ایک آہنی دیوار یا مٹی کی۔

قیامت تک آنے والے فتنوں کی تفسیر، مقالہ نگار سونا خان حسام، نگران مقالہ وحید دین، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان[24]

قیامت تک آنے والے فتنوں کی تفسیر اسلامی متون میں مختلف احادیث اور تفسیری کتابوں میں آئی ہے۔ فتنوں سے مراد وہ آزمائشیں، مشکلات، اور انحرافات ہیں جو لوگوں کے ایمان اور عمل پر اثرانداز ہوں گی۔ ان فتنوں کا ذکر قرآن اور حدیث میں کئی جگہوں پر آیا ہے، جن میں دنیا کے مختلف حالات اور مسلمانوں کے ایمان و عمل کی آزمائشیں شامل ہیں۔ یہ تمام فتنہ پرور حالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو ہمیشہ اللہ کی مدد، درست عقیدہ، اور راستہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ ان فتنوں سے محفوظ رہیں۔ ان فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے علم، ایمان، اور صبر کی ضرورت ہے۔

موت سے روز قیامت تک، مقالہ نگار احمد نواز، نگران مقالہ نجم الدین، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، گومل یونیورسٹی ڈیرا اسماعیل خان، 2006[25]

موت اور قیامت کے درمیان کی فاصلہ انسان کی سوچ اور تصورات کا موضوع رہا ہے۔ موت کا پہلا دروازہ ہے جو انسان کو دنیوی زندگی سے جدا کرتا ہے، جبکہ قیامت اس دنیا کے اختتام اور آخرت کے آغاز کی علامت ہے۔ یہ دونوں انتہائی اہم اور متنازع موضوعات ہیں جو انسان کے وجود، تقدیر اور روحانیت سے جڑے ہوئے ہیں۔

موت انسان کو عارضی اور فانی دنیا سے رخصت کرتی ہے، لیکن قیامت ایک ایسا لمحہ ہے جب ہر انسان کو اس کے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ موت کا تعلق فرد کی ذاتی زندگی سے ہے، جبکہ قیامت کا تعلق انسانیت کے اجتماعی حساب سے ہے۔ موت کی حقیقت ایک فرد کو بے خبر رکھتی ہے، لیکن قیامت کی حقیقت ایک اجتماعی اور وسیع تصور پر مبنی ہے، جو نہ صرف انسانوں بلکہ پوری کائنات کی تقدیر کو متاثر کرتی ہے۔

اس طرح، موت اور قیامت کے درمیان کی دنیا میں انسان کی تقدیر کی سمت اور اس کے اعمال کا اثر بہت زیادہ ہے۔ موت کی حقیقت سے فرار ممکن نہیں، لیکن قیامت ایک ایسا دن ہے جب انسان کو اس کے اعمال کا پورا حساب دینا پڑے گا، جس کے نتائج اس کی آخرت کی تقدیر کو متعین کریں گے۔

موت سے روز حشر تک , مقالہ نگار صائمہ افتخار، نگران مقالہ نجم الدین، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان،2002[26]

علامات قیامت کا تحقیقی مطالعہ، مقالہ نگار نوید عباس، نگران ڈاکٹر منظور قالہ برائے ایم۔اے، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد،2006[27]

علامات قیامت پر تحقیق ایک اہم موضوع ہے جس میں مختلف دینی متون اور علمی منابع کی روشنی میں قیامت کے وقوع سے قبل پیش آنے والی نشانیاں اور واقعات پر غور کیا جاتا ہے۔ قرآن وحدیث میں قیامت کی نشانیاں اور اس سے متعلق تفصیلات موجود ہیں جنہیں مختلف علما نے مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے۔ اس تحقیق میں قیامت کی علامات کی حقیقت، ان کی نوعیت، اور ان کا موجودہ دور سے تعلق پر تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس مطالعہ میں قیامت کی علامات کو دو اہم اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے: بڑی علامات اور چھوٹی علامات۔ بڑی علامات میں دجال کا خروج، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، اور یاجوج وماجوج کا آنا شامل ہیں، جبکہ چھوٹی علامات میں سماجی، سیاسی اور قدرتی تبدیلیاں شامل ہیں۔ تحقیق میں ان علامات کی حقیقت اور ان کے وقوع پذیر ہونے کے ممکنہ وقت پر بھی بحث کی گئی ہے۔ اس مطالعہ کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو قیامت کے بارے میں ایک جامع اور علمی فہم فراہم کی جائے تاکہ وہ اپنی زندگیوں کو بہتر طور پر سنوار سکیں اور دنیا وآخرت کی حقیقت کو سمجھ سکیں۔

حضرت عیسی کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کے قرآنی دلائل کا تحقیقی تنقیدی جائزہ مقالہ نگار حافظ امیر بخش، نگران مقالہ ڈاکٹر منیر احمد، مقالہ برائے ایم اے ،شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور،2013[28]

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی دعویٰ مسیحیت میں قرآن مجید کی بعض آیات کو بطور دلیل استعمال کیا تاکہ یہ ثابت کر سکیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی طور پر آسمان پر ہوا تھا اور وہ قیامت سے پہلے واپس آئیں گے۔ ان دلائل میں انہوں نے خاص طور پر قرآن کی سورۃ النساء (4:157-158) اور سورۃ آل عمران (3:55) کو بنیاد بنایا۔ اس تحقیقی تنقیدی جائزہ میں ان آیات کا تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے، جہاں مرزا قادیانی نے اپنے دعوے کی حمایت میں ان آیات کی تفسیر کی کوشش کی۔

مقالہ میں یہ جائزہ لیا گیا کہ آیا مرزا قادیانی کی تفسیری روش درست تھی یا نہیں، اور کیا قرآن کے سیاق وسباق میں ان کی تشریحات کو تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اس تحقیق میں قادیانی موقف کے مختلف پہلوؤں کی روشنی میں روایتی مسلم مفسرین کے اقوال اور فہم قرآن کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے تاکہ مرزا قادیانی کے دلائل کی حقیقت کا پتہ چلایا جا سکے۔

اس تجزیے کا مقصد قادیانی دعووں کی قرآن وسنت کی روشنی میں سچائی کو واضح کرنا اور اس پر موجود مختلف فکری وعقلی اعتراضات کا جواب دینا ہے۔ اس تنقیدی جائزے میں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ مرزا قادیانی نے بعض آیات کو اپنے موقف کے حق میں کس طرح اور کہاں تک توڑ مروڑ کر پیش کیا۔

حضرت مسیح کا طریق تبلیغ، مقالہ نگار شکیلہ اقبال، نگران مقالہ ڈاکٹر طاہرہ بشارت، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور،2005[29]

سورۃ قیامہ کے مضامین کا تجزیاتی مطالعہ، مقالہ نگار فرح نثار، نگران مقالہ نورحیات، مقالہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی اف ماڈرن لینگویج، اسلام آباد،2014[30]

سورۃ قیامہ قرآن مجید کی پچیسویں سورۃ ہے اور اس کا موضوع قیامت کے دن کی حقیقت، انسان کی آخری تقدیر، اور اس دن کی خوفناک صورتحال پر مرکوز ہے۔ اس سورۃ کا مرکزی پیغام انسان کو اپنی آخرت کی تیاری کی اہمیت اور قیامت کے دن کی حقیقت کا ادراک دلانا ہے۔ اس میں قیامت کے وقت کی ہولناکیوں، انسان کی پچھلی زندگی کے اعمال کا حساب، اور عذاب وجزا کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اس سورۃ کی ابتدائی آیات میں قیامت کے دن کی رونما ہونے والی قدرتی تبدیلیوں کا ذکر کیا گیا ہے، جیسے کہ آسمان کا پھٹنا، پہاڑوں کا مٹی میں مل جانا اور انسانوں کا اپنی بداعمالیوں کے نتیجے میں گھبرا جانا۔ اس کے بعد سورۃ میں انسانی فطرت اور اس کی غفلت کو بیان کیا گیا ہے، جہاں انسان قیامت کی حقیقت کو جھٹلاتا ہے، اور اس کی نفسیاتی حالت کی عکاسی کی گئی ہے۔

سورۃ قیامہ میں جزا وسزا کے حوالے سے اللہ کی حکمت اور انصاف کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ انسان کے اعمال کا حساب ضرور ہوگا، اور ان کے مطابق اسے یا جنت کی نعمتیں ملیں گی یا دوزخ کا عذاب۔ اختتاماً، سورۃ قیامہ انسان کو متنبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے اعمال پر توجہ دے اور اللہ کی رضا کے مطابق زندگی گزارے، کیونکہ قیامت کے دن اس کے اعمال کا حساب دینا لازمی ہے۔ یہ سورۃ، انسان کی فطرت، ذہنی وروحانی حالت، اور قیامت کے دن کے خوفناک منظر کو واضح کرنے کے لیے اہم نصیحت فراہم کرتی ہے۔ یہ تجزیاتی مطالعہ سورۃ قیامہ کے مضامین کی گہرائی کو سمجھنے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

فکر اخرت نامور پنجابی شعراء کے کلام کی روشنی میں ،مقالہ نگار غزالہ بشیر، نگرانمقالہ ڈاکٹر ممتاز احمد ،مقالہ برائے ایم اے, شعبہ علوم اسلامیہ ،پنجاب یونیورسٹی،لاہور،1991[31]

معجزات حضرت عیسی و موسی علیہم السلام, مقالہ نگار محمد اکرم ،نگران مقالہپروفیسر علاوالدین صدیقی، مطالعہ برائے ایم اے، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی،لاہور،1964[32]

ایم ایس، ایم فل کے مقالہ جات

قیامت علامات قیامت: اسلام اور سائنس کی روشنی میں تاریخی و تحقیقی جائزہ، مقالہ نگار عبدالوحید طارق، نگران مقالہ عبدالقادر بزدار، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، 2017[33]

قیامت کے متعلق اسلامی تعلیمات اور سائنسی نظریات دونوں میں کئی اہم پہلو ہیں جن پر غور کیا جاسکتا ہے۔ قرآن اور حدیث میں قیامت کی علامات کو مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے، اور سائنسی تحقیق بھی کچھ ایسی فطری یا کائناتی تبدیلیوں کی نشاندہی کرتی ہے جو قیامت کے قریب وقوع پذیر ہوسکتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات قیامت کے وقوع کو ایک روحانی اور اخلاقی حقیقت کے طور پر پیش کرتی ہیں، جبکہ سائنسی نقطہ نظر دنیا کے خاتمے کو فطری اور کائناتی تبدیلیوں کے تحت دیکھتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان بظاہر تضاد نظر آ سکتا ہے، مگر ایک گہری سطح پر ان میں ہم آہنگی بھی دکھائی دیتی ہے، جہاں انسانی اعمال اور قدرتی تبدیلیاں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوسکتی ہیں۔

علامات قیامت کا تقابلی جائزہ: اسلام اور عیسائیت کے تناظر میں، مقالہ نگار سہیل میر، نگران مقالہ ایاز خان، مقالہ برائے ایم فل، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ، 2009 [34]

قیامت کی علامات پر مختلف مذاہب اور روایات میں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں، جن میں اسلام، عیسائیت، اور دیگر مذہبی روایتوں میں کچھ مشابہتیں اور اختلافات ہیں۔ اس تقابلی جائزے میں ہم اسلامی، عیسائی، اور دیگر روایات میں قیامت کی علامات کا موازنہ کریں گے۔

قرب قیامت کے فتنے اور ان کے بارے میں روایات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مقالہ نگار محمد اسماعیل، نگران مقالہ منیر احمد، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 2013[35]

قیامت کے فتنوں کے بارے میں روایات کی تحقیق و تنقید ایک پیچیدہ موضوع ہے جس پر مختلف مکاتب فکر کے علماء نے مختلف آراء دی ہیں۔ کچھ روایات متفق علیہ ہیں جبکہ بعض روایات میں تضاد یا کمزوری پائی جاتی ہے۔ اس تنقید سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان فتنوں کی تفصیلات کا سمجھنا اور ان کی حقیقت کو جانچنا ایک علمی عمل ہے جس میں صحیح روایات کا انتخاب اور ضعیف روایات کی شناخت ضروری ہے۔ اس موضوع پر علمی تحقیق، غور و فکر اور روایات کی سند کے حوالے سے احتیاط کا رویہ اپنانا ضروری ہے۔

صحیحین میں مروی علامات قیامت کی تعبیر: برصغیر کے شارحین حدیث کی فکر کا خصوصی مطالعہ: مقالہ نگار: بتول فاطمہ، نگران مقالہ: محمد امجد، مقالہ برائے ایم فل شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، 2017[36]

صحیحین میں مروی قیامت کی علامتوں" کی تعبیر برصغیر کے مختلف مکتبہ فکر کے علماء کی سوچ و فکر پر اثر انداز ہوئی ہے، اور ان کی تشریحات میں نہ صرف دینی بلکہ سماجی، سیاسی اور ثقافتی پس منظر کا بھی اثر دکھائی دیتا ہے۔

فتن اور ان کی علامات کا سنن اربعہ کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ، مقالہ نگار ارشاد اللہ، نگران مقالہ عبدالمجید، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، 2012[37]

احادیث فتن: عصر حاضر کی روشنی میں صحیحین کا مطالعہ، مقالہ نگار منزہ لیاقت، نگران مقالہ حمید اللہ عبدالقادر، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 2015[38]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیش گوئیاں اور تاریخ میں ان کا ظہور، مقالہ نگار شائستہ نورین، نگران مکالہ عبدالرؤف ظفر، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 2008[39]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں اسلامی تاریخ میں اہم مقام رکھتی ہیں، اور ان پیش گوئیوں کا ظہور بعد میں مختلف مواقع پر ہوا۔ بعض پیش گوئیاں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں ہی کی تھیں، اور کچھ کا ظہور بعد میں اسلامی تاریخ میں ہوا۔

احادیث مبارکہ میں پیش گوئیاں اور عصر حاضر، مقالہ نگار غلام احمد، نگران مقالہ علی اکبر الازہری، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، منہاج یونیورسٹی، لاہور 2011[40]

علامہ محمد اقبال کی پیش گوئیاں تحقیقی جائزہ، مقالہ نگار فخر حیات ملک، نگران مقالہ محمد آصف اعوان مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد، 2018[41]

امام مہدی کے متعلق اردو لٹریچر کا تنقیدی جائزہ، مقالہ نگار ثمرین جاوید، نگران مقالہ حافظ افتخار احمد، مقالہ برائے ایم فل شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 2014[42]

مہدی کے متعلق اردو لٹریچر میں بہت سی مختلف آراء اور تنقیدیں پائی جاتی ہیں۔ یہ موضوع عموماً مذہبی، فلسفیانہ، اور سماجی زاویوں سے بحث کا مرکز رہا ہے۔ اردو ادب میں "مہدی" کا تصور عام طور پر اسلامی عقائد سے جڑا ہوا ہے، اور مختلف ادبی اصناف میں اس موضوع کو مختلف طریقوں سے پیش کیا گیا ہے. اردو ادب میں "مہدی" کا ذکر زیادہ تر مذہبی تناظر میں ہوتا ہے، جہاں اسے آخر الزمان میں آنے والے امام کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو دنیا میں عدل و انصاف کا قیام کرے گا۔ مختلف شاعروں اور نثر نگاروں نے مہدی کی آمد کو امید اور نجات کی علامت کے طور پر پیش کیا ہے۔ اُدھر بعض لٹریری ماہرین نے اس تصور کو سماجی اصلاحات کے امکان کے طور پر بھی دیکھا ہے، اور اس کے ذریعے موجودہ حالات میں تبدیلی کی اُمید ظاہر کی ہے۔

"مہدی" کے متعلق اردو لٹریچر کا تنقیدی جائزہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ یہ تصور محض ایک مذہبی موضوع نہیں بلکہ سماجی، ثقافتی، اور سیاسی سوالات کے لیے بھی ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اردو ادب میں مہدی کا تذکرہ ایک پر امید مستقبل اور نجات کے لئے دکھائی جانے والی علامات کے طور پر ہوتا ہے، جو آج بھی مختلف ادبی تخلیقات میں گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

ظہور مہدی سے متعلق شیعہ سنی روایات کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ مقالہ نگار سلمہ علی نگران مقالہ بشیر احمد رند مقالہ برائے ایم فل شعبہ علوم اسلامیہ، سندھ یونیورسٹی جامشورو[43]

شیعہ اور سنی عقائد میں امام مہدی کے بارے میں مشترکات بھی ہیں اور اختلافات بھی۔ دونوں ہی مکاتب فکر امام مہدی کو قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے عادل رہنما کے طور پر مانتے ہیں، مگر شیعہ میں ان کی غیبت اور خاص خاندان سے تعلق کا تصور زیادہ واضح ہے، جبکہ سنی روایات میں ان کا ظہور ایک عام مصلح کے طور پر ہے جو دنیا کو عدل سے بھر دے گا۔

امام مہدی کے متعلق عقائد و تصورات، مقالہ نگار سعدیہ الماس، نگران مقالہ علی اکبر الازہری، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، منہاج یونیورسٹی، لاہور، 2008[44]

امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں مختلف مسلمان فرقوں کے درمیان عقائد اور تصورات میں کچھ تفاوت ہو سکتا ہے، لیکن بنیادی طور پر یہ تصور ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے کہ امام مہدی (علیہ السلام) قیامت سے پہلے آئیں گے اور دنیا میں عدل و انصاف قائم کریں گے۔

امام مہدی کے بارے میں مختلف نظریات کا تحقیقی جائزہ، مقالہ نگار تنویر حسین عابد، نگران مقالہ ہمایون عباس شمس، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، 2009[45]

امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے میں مختلف نظریات کا وجود اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اس شخصیت کی اہمیت تمام مسلمانوں کے لیے بہت زیادہ ہے۔ چاہے وہ اہل تشیع ہوں یا اہل سنت، دونوں مکاتب فکر اس بات پر متفق ہیں کہ امام مہدی کی آمد دنیا میں امن و انصاف قائم کرنے کے لیے ضروری ہے۔ ان کے ظہور کی علامات، وقت، اور کردار کے بارے میں مختلف تفصیلات اور تفسیرات ہیں، جو مختلف مذہبی روایات اور فقہی اصولوں کی بنیاد پر تشکیل پاتی ہیں۔

تصور امام مہدی پر اردو کتب کا تحقیقی جائزہ، مقالہ نگار علی اکبر، نگران مقالہ شفاعت علی الازہری، مقالہ برائے ایم فل، منہاج یونیورسٹی، لاہور، 2018[46]

"مہدی" کے متعلق اردو لٹریچر کا تنقیدی جائزہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ یہ تصور محض ایک مذہبی موضوع نہیں بلکہ سماجی، ثقافتی، اور سیاسی سوالات کے لیے بھی ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اردو ادب میں مہدی کا تذکرہ ایک پر امید مستقبل اور نجات کے لئے دکھائی جانے والی علامات کے طور پر ہوتا ہے، جو آج بھی مختلف ادبی تخلیقات میں گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

آفات سماویہ کہ اسباب اور اثرات کے متعلق اسلامی روایات اور جدید سائنسی توجیہات کا علمی و تقابلی جائزہ، مقالہ نگار شکیلہ یعقوب، نگران مقالہ منظور احمد اعوان، مقالہ ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، قرطبہ یونیورسٹی سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیرا اسماعیل خان[47]

اسلامی روایات اور جدید سائنسی توجیہات میں آفات سماویہ کے اسباب اور اثرات کا فرق ہے، لیکن دونوں ہی اس بات پر متفق ہیں کہ آفات کا تعلق کسی نہ کسی قدرتی عمل سے ہے۔ جہاں اسلامی روایات ان آفات کو اللہ کی حکمت، عذاب یا آزمائش کے طور پر دیکھتی ہیں، وہیں سائنس ان کو قدرتی جغرافیائی اور موسمی عوامل کے نتیجے کے طور پر پیش کرتی ہے۔ دونوں نقطہ نظر انسانیت کے لیے ایک اہم پیغام دیتے ہیں: ایک طرف اللہ کی رضا اور گناہوں سے بچنے کی تاکید، اور دوسری طرف قدرتی ماحول کا تحفظ اور اس کے اثرات کو سمجھنے کی ضرورت۔

اسلام، مسیحیت، اور یہودیت میں دجال کا تصور تقابلی و تجزیاتی مطالعہ، مقالہ نگار رفعت ناز شوکت، نگران مقالہ ظہور احمد اظہر، مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد[48]

اگرچہ تینوں مذاہب میں دجال کا تصور پایا جاتا ہے، لیکن ان کے بارے میں تفصیلات میں کچھ فرق ہے۔ اسلام اور مسیحیت میں دجال یا انٹی کرائسٹ ایک جھوٹے مسیح کے طور پر سامنے آتا ہے، جب کہ یہودیت میں اس کا تصور مسیحا کے مخالف کے طور پر موجود ہے۔ تاہم، ان تمام مذاہب میں آخر الزمان میں ایک عظیم قوت کا مقابلہ اور دنیا کی اصلاح کی امید کی جاتی ہے۔

عقیدہ نزول مسیح، سامی ادیان اور جدید نظریات کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ، مقالہنگار محمد عرفان رمضان، نگران مقالہ ڈاکٹر غلام علی، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 2006[49]

عقیدہ نزول عیسی کے متعلق مباحث کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مقالہ نگار محمد عرفان، نگران مقالہ ڈاکٹر حافظ عبدالقیوم، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ و شیخ زید اسلامک سنٹر یونیورسٹی اف دی پنجاب، قائد اعظم کیمپس، لاہور، 2013[50]

عقیدہ نزول عیسی علیہ السلام ایک اہم موضوع ہے جس پر مختلف مذاہب کے درمیان اختلافات موجود ہیں۔ اسلام میں یہ عقیدہ اس بات پر مبنی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی مرضی سے آسمان پر اٹھا لیے گئے اور قیامت کے قریب دوبارہ آئیں گے۔ عیسائیت میں حضرت عیسیٰ کی دوسری آمد کا تصور عالمی انصاف اور نجات کے قیام سے متعلق ہے۔ تحقیقی طور پر، اس موضوع پر مختلف مکتبہ فکر کے افراد کی مختلف آراء اور تشریحات موجود ہیں، اور اس پر مزید تحقیق اور تبادلۂ خیال کی ضرورت ہے

رفع عیسی علیہ السلام اور نزول عیسی علیہ السلام کا اسلامی تصور، مقالہ نگار عافیہ بتول، نگران مقالہ ڈاکٹر اظہار الحق، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، 2014[51]

قیامت کی نشانیاں، عہد نامہ جدید اور احادیث نبویہ ﷺ کا تقابلی جائزہ، مقالہ نگار ظل شاہ افضل، نگران مقالہ طاہرہ بشارت، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب لاہور، 2010[52]

علامات قرب قیامت الہامی مذاہب کی روشنی میں مقالہ نگار سہیل فاضل عثمانی، نگران مقالہ محمد ثانی حافظ مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، کراچی یونیورسٹی کراچی[53]

تمام الہامی مذاہب میں قیامت کی علامات ایک بڑی تبدیلی کی پیش گوئی کرتی ہیں، جس میں دنیا کے فاسد حالات کا خاتمہ ہوگا اور ایک نیا دور شروع ہوگا۔ اسلام میں قیامت کے قریب آنے والی علامات کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جبکہ عیسائیت اور یہودیت میں بھی مسیحا اور قدرتی آفات کا ذکر ہے

آمد مسیح اور عصری فکری مباحث، اردو کتب کے حوالے سے ایک تجزیاتی مطالعہ، مقالہ نگار عبدالرحمن مدثر، نگران مقالہ ساجد اسد اللہ، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاء انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد، 2013[54]

آمد مسیح اور عصری فکری مباحث" کے اردو کتب کے حوالے سے تجزیہ کرنے سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ کس طرح مختلف فلسفے، سماجی تبدیلیاں اور مذہبی تصورات ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کرتے ہیں۔ اس طرح کے مطالعہ سے ہمیں نہ صرف مذہب اور فلسفہ کی تفہیم میں گہرائی حاصل ہوتی ہے بلکہ عصر حاضر کے فکری چیلنجز کے جواب میں بھی ایک وسیع بصیرت ملتی ہے۔ اس موضوع پر ایک تفصیلی تجزیہ ہمیں مذہب، ثقافت، اور فلسفے کے پیچیدہ تعلقات کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دے سکتا ہے، خاص طور پر اردو ادب میں اس حوالے سے ہونے والی گفتگو اور مکالمے کا جائزہ لے کر۔

حضرت عیسی علیہ السلام کا رفع الی السماء اور نزول: قرآن وحدیث اور بائبل کی روشنی میں، مقالہ نگار میمونہ نذیر، نگران مقالہ شفاقت علی البغدادی، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، منہاج یونیورسٹی، لاہور، 2012[55]

قرآن، حدیث اور بائبل تینوں متون میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء اور ان کے نزول کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن میں یہ ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے اور ان کی موت نہیں ہوئی۔

حدیث میں بھی یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں واپس آئیں گے۔

بائبل میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا اور ان کے دوبارہ آنے کا ذکر موجود ہے۔

لہٰذا، ان تینوں متون کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء واقع ہوا تھا اور وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔

حضرت عیسی کے بارے میں تفسیر روایات کا تحقیقی مطالعہ، تفسیر ابن کثیر، تفہیم القران، تفسیر حقانی، مقالہ نگار غزالہ کوثر، نگران مقالہ محمد طاہر، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، رفاء انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد، 2016[56]

سیدنا عیسی علیہ السلام کے معجزات تفسیر ابن کثیر، تفسیر مظہری پر تقابلی مطالعہ، مقالہ نگار تابندہ، نگران مقالہ ندیم عباس، مقالہ برائے ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، گجرات یونیورسٹی، حافظ حیات کیمپس، گجرات، 2019[57]

دونوں تفسیریں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو اہمیت دیتی ہیں، مگر ان کے بیان میں فرق ہے۔ ابن کثیر کا زاویہ زیادہ تاریخی اور توضیحی ہے جبکہ مظہری کا نقطہ نظر زیادہ اخلاقی اور روحانی ہے۔ دونوں ہی تفاسیر میں معجزات کی حقیقت اور ان کا مقصد اللہ کی عظمت اور بندوں کی ہدایت کے لیے اہمیت کا حامل ہے، لیکن دونوں نے اسے مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔

سیرت حضرت عیسی علیہ السلام انجیل اربعہ و انجیل برناباس کی روشنی میں مقالہ نگار سید غضنفر حسین، نگران مقالہ ابرار محی الدین مرزا، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 2012[58]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت قرآن اور مستند انجیل کی روشنی میں بہت واضح اور عظیم ہے۔ ان کی زندگی، تعلیمات اور معجزات کے حوالے سے جو بھی کتابیں موجود ہیں، ان کی مستندیت پر سوالات موجود ہیں۔ اس لیے ان کتابوں کو اصل اور حقیقی حوالہ کے طور پر نہیں مانا جاسکتا جب تک ان کی تاریخ اور مواد کا جائزہ نہ لیا جائے

معجزات مسیح علیہ السلام مسلم اور مسیحی دینی ادب کا تقابلی مطالعہ مقالہن گار عبدالغفار، نگران مقالہ غلام علی خان، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، 2018[59]

مسیحی اور مسلم دینی ادب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی تفصیل میں واضح فرق پایا جاتا ہے، لیکن دونوں روایات میں ان معجزات کا مقصد خدا کی عظمت اور انسانوں کی ہدایت ہے۔ مسلم اور مسیحی دونوں عقائد میں حضرت عیسیٰ کی شخصیت اور ان کے معجزات کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے، لیکن ان کی الہیت، مقصد اور تفصیل میں اختلافات موجود ہیں۔

پی۔ایچ۔ڈی کے مقالہ جات

امام مہدی کے حوالے سے مختلف مکاتب فکر کے تصورات کا تحقیقی جائزہ مقالہ نگار سید حسن علی، نگران مقالہ زہد علی زہدی، مقالہ برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ، جامعہ کراچی، کراچی، 2015[60]

امام مہدی کے حوالے سے مختلف مکاتب فکر کے تصورات میں بنیادی طور پر اختلافات اور یکسانیت پائی جاتی ہے۔ شیعہ اور سنی دونوں ہی امام مہدی کی آمد کو آخرالزمان کی نشانی سمجھتے ہیں، مگر ان کے حوالے سے مختلف تفصیلات میں فرق موجود ہے۔ شیعہ اس کو ایک اہم دینی عقیدہ کے طور پر مانتے ہیں، جبکہ اہل سنت کا عقیدہ امام مہدی کے حوالے سے زیادہ عمومی اور وقتی ہے۔ دیگر مکاتب فکر جیسے سلفی، صوفی، اور اہل حدیث بھی اپنے اپنے انداز میں امام مہدی کے تصور کو مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں۔

مجموعی طور پر امام مہدی کی شخصیت اسلامی دنیا میں ایک بہت اہم مقام رکھتی ہے اور ان کے حوالے سے مختلف مکاتب فکر کے تصورات ایک دوسرے کی تکمیل کرنے کے بجائے ایک مخصوص تاریخی اور ثقافتی سیاق وسباق میں سامنے آتے ہیں

تصور قیامت ادیان ساویہ و عصری سائنسی اکتشافات تقابلی و تحقیقی مطالعہ، مقالہ نگار زہد لطیف بن عبدالطیف، نگران مقالہ طاہرہ بشارت، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، 2011۔[61]

قیامت کا تصور مذہب اور سائنس دونوں میں ایک پیچیدہ موضوع ہے جو انسان کی فطری تجسس اور خدا کی تقدیر پر ایمان کو ظاہر کرتا ہے۔ جب تک قیامت کے دن کے بارے میں قطیعت سے کچھ نہیں کہا جا سکتا، دونوں میدانوں میں اس کے بارے میں مزید تحقیق اور مطالعہ ضروری ہے تاکہ اس کا ایک وسیع اور متوازن فہم حاصل کیا جا سکے۔ یہ تحقیقی مطالعہ مذہب اور سائنس کے درمیان ایک پل کے طور پر کام کرتا ہے، اور قیامت کے تصور کی فطری اور ماورائی تفصیلات کا گہرائی سے تجزیہ پیش کرتا ہے

یہ تقابلی اور تحقیقی مطالعہ ہمیں اس بات کا ادراک دیتا ہے کہ قیامت کے تصورات کے درمیان بہت ساری مماثلتیں اور اختلافات ہیں۔ دینی اور سائنسی نظریات دونوں انسان کی فانی نوعیت اور کائنات کی تکمیل پر غور کرتے ہیں، مگر ان کا نقطہ نظر مختلف ہے۔ جہاں مذہب قیامت کو روحانی اور اخلاقی ضرورت سمجھتا ہے، وہاں سائنس اس کو قدرتی عمل کے طور پر دیکھتی ہے۔اس طرح کے تحقیقی مطالعے سے نہ صرف عقائد کا گہرا جائزہ لیا جا سکتا ہے، بلکہ سائنسی نظریات کی پیشرفت کے ذریعے بھی انسانی وجود کی فطرت اور کائنات کی تقدیر پر نئے سوالات پیدا کیے جا سکتے ہیں۔

نتیجہ بحث

مدرجہ بالہ مقالہ جات موضوع زیر بحث پر جزوی کام کی حیثیت رکھتے ہیں تاہم علامات قیامت اور معاصر تحقیقات: برصغیر کے منتخب اردو تفسیری ادب کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ،، اردو تفسیر ادب کے موضوع پر تاحال خاطر خواہ کام نہیں ہوا یہ انتہائی اہم موضوع ہے جس پر علمی و تحقیقی کام کی اشد ضرورت ہے۔

REFERENCES - حوالہ جات

1. Na'eem, A. (2017). *Alamaat-e-Qayamat ka Zuhoor aur Asr-e-Haazir* [BS maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Government College Women University, Faisalabad]. Lahore.
2. Riaz, A. (2007). *Manaazir-e-Qayamat ka Bayaan Paarah 'Am ki Roshni mein* [BA (Honors) maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Government College University]. Lahore.
3. Tauba (2015). *Unteesvein Paare ki Roshni mein Ahwaal-e-Qayamat* [BS maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Punjab University]. Lahore.
4. Akmal, Y. (2016). *Door-e-Fitan ki Ahaadees ka Sunan Arba'ah se Mutala'ah* [BS maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Government College Khawateen University]. Lahore.
5. Ahmad, A. (2019). *Ahaadees-e-Fitan ka Asr-e-Haazir par Intibaaq: Sahih Bukhari ki Roshni mein Tehqeeqi Jaizah* [BS thesis, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University]. Multan.
6. Suleman, M. (1986). *Alamaat-e-Qayamat: Ahaadees ki Roshni mein* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Islamia University Bahawalpur]. Bahawalpur.
7. Akram, M. (2015). *Alamaat-e-Qayamat ka Asr-e-Haazir mein Tehqeeqi Jaizah* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Minhaj University]. Lahore.
8. Ali, A. (1993). *Tasawwur-e-Aakhirat ka Taqabulli Mutala'ah: Elaahi aur Ghair Elaahi Mazahib ki Roshni mein* [MA maqalah, Bahauddin Zakariya University]. Multan.
9. Khan, G. A. (1986). *Alamaat-e-Qayamat ka ek Tehqeeqati Mutala'ah* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Punjab University]. Lahore.
10. Nasreen, S. (2011). *Nafsiyaat aur Manaazir-e-Qayamat* [MA maqalah, Gomal University]. Dera Ismail Khan.
11. Athar, S. (2018). *Ahwaal-e-Qayamat: Paarah Tees Ruba' Awwal ki Roshni mein* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Government College University]. Lahore.

12. Bakhsh, Q. (1966). *Alamaat-e-Qayamat: Ahaadees ki Roshni mein* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Islamia University]. Bahawalpur.
13. Zubaida (2009). *Insani Zindagi par Qayamat ke Asraat* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, National University]. Islamabad.
14. Bano, M. (1994). *Musalmano ke Maujoodah Ahwaal: Kitaab-ul-Fitan (Kitaab-e-Hadees) ki Roshni mein* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Punjab University]. Lahore.
15. Parveen, S. (2017). *Jaami Tirmidhi ki Kitaab-ul-Fitan ka Jadeed Tanazzur mein Tehqeeqi Mutala'ah* [MA maqalah, Minhaj University]. Lahore.
16. Khakwani, S. (1978). *Bar-e-Sagheer ke Sharah-e-Hadees* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Islamia University]. Bahawalpur.
17. -ur-Rahman, S. (2011). *Tasawwur-e-Zuhoor-e-Mehdi: Nusoos ka Mutala'ah* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Punjab University]. Lahore.
18. Dumar, M. A. (2015). *Fitnah-e-Dajjal aur Zuhoor-e-Imam Mehdi* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Balochistan University]. Quetta.
19. Aslam, F. (2011). *Fitnah-e-Dajjal aur Ummat-e-Muslama ki Zimmedariyan* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Gomal University]. Dera Ismail Khan.
20. Shareef, M. (1967). *Fitnah-ud-Dajjal* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Islamia University]. Bahawalpur.
21. -ud-Din, A. (2012). *Islam mein Imam Mehdi ka Tasawwur* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Balochistan University]. Quetta.
22. Parveen, G. (1989). *Iqbal ka Tasawwur-e-Aakhirat* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Punjab University]. Lahore.
23. Yasmeen, Z. (2017). *Ya'jooj Ma'jooj: Muntakhib Urdu Tafseeri Adab ka Mutala'ah* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, GC University]. Lahore.
24. Husam, S. K. (n.d.). *Qayamat tak aanay walay Fitnon ki Tafseer* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Gomal University]. Dera Ismail Khan.
25. Nawaz, A. (2006). *Maut se Roz-e-Qayamat tak* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Gomal University]. Dera Ismail Khan.
26. Abbas, N. (2006). *Alamaat-e-Qayamat ka Tehqeeqati Mutala'ah* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Government College University Faisalabad]. Faisalabad.
27. Iftikhar, S. (2002). *Maut se Roz-e-Hashr tak* [Master's thesis, Department of Islamic Studies, Gomal University]. Dera Ismail Khan.
28. Bakhsh, H. A. (2013). *Hazrat 'Isa ke muta'alliq Mirza Ghulam Ahmad Qadiani ke Qurani Dalail ka Tehqeeqi Tanqeedi Jaizah* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Islamia University]. Bahawalpur.
29. Iqbal, S. (2005). *Hazrat Maseeh ka Tareeq-e-Tabliggh* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Punjab University]. Lahore.
30. Nisaar, F. (2014). *Soorah Qayamat ke Mazameen ka Tajziyati Mutala'ah* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, National University of Modern Languages]. Islamabad.
31. Bashir, G. (1991). *Fikr-e-Aakhirat: Namwar Punjabi Shu'ara ke Kalaam ki Roshni mein* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Punjab University]. Lahore.
32. Akram, M. (1964). *Mu'jizaat-e-Hazrat 'Isa wa Musa alaihimus salaam* [MA maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Punjab University]. Lahore.
33. Tariq, A. W. (2017). *Alamaat-e-Qayamat: Islam aur Science ki Roshni mein Tareekhi wa Tehqeeqi Jaizah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Bahauddin Zakariya University]. Multan.
34. Mir, S. (2009). *Alamaat-e-Qayamat ka Taqabulli Jaizah: Islam aur Esaiyat ke Tanazzur mein* [M.Phil maqalah, Hazara University]. Mansehra.
35. Isma'eel, M. (2013). *Qurb-e-Qayamat ke Fitnay aur un ke baare mein Riwayaat ka Tehqeeqi wa Tanqeedi Jaizah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Islamia University]. Bahawalpur.
36. Fatima, B. (2017). *Sahihain mein Marwi Alamaat-e-Qayamat ki Ta'abeer: Bar-e-Sagheer ke Sharah-e-Hadees ki Fikr ka Khaas Mutala'ah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Bahauddin Zakariya University]. Multan.
37. Ullah, I. (2012). *Fitn aur un ki Alamaat ka Sunan Arba'ah ki Roshni mein Tehqeeqi Mutala'ah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Gomal University]. Dera Ismail Khan.
38. Liaqat, M. (2015). *Ahaadees-e-Fitan: Asr-e-Haazir ki Roshni mein Sahihain ka Mutala'ah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Punjab University]. Lahore.
39. Noreen, S. (2008). *Rasool-ullah (Sallallahu*

Alaihi Wasallam) ki Peshingoiyan aur Tareekh mein un ka Zuhoor [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Islamia University]. Bahawalpur.

40. Ahmad, G. (2011). *Ahaadees-e-Mubarakah mein Peshingoiyan aur Asr-e-Haazir* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Minhaj University]. Lahore.
41. Malik, F. H. (2018). *Allama Muhammad Iqbal ki Peshingoiyan: Tehqeeqi Jaizah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Riphah International University]. Faisalabad.
42. Javaid, S. (2014). *Imam Mehdi ke muta'alliq Urdu Literature ka Tanqeedi Jaizah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Islamia University]. Bahawalpur.
43. Ali, S. (n.d.). *Zuhoor-e-Mehdi se muta'alliq Shia Sunni Riwayaat ka Tehqeeqi wa Taqabulli Mutala'ah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, University of Sindh]. Jamshoro.
44. Almas, S. (2008). *Imam Mehdi ke muta'alliq Aqaa'id o Tasawwuraat* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Minhaj University]. Lahore.
45. Abid, T. H. (2009). *Imam Mehdi ke baare mein Mukhtalif Nazriyat ka Tehqeeqi Jaizah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Government College University Faisalabad]. Faisalabad.
46. Akbar, A. (2018). *Tasawwur-e-Imam Mehdi par Urdu Kutub ka Tehqeeqi Jaizah* [M.Phil maqalah, Minhaj University]. Lahore.
47. Yaqoob, S. (n.d.). *Aafaat-e-Samawiyyah ke Asbaab aur Asraat ke muta'alliq Islami Riwayaat aur Jadeed Scienctific Tawjeehaat ka Ilmi wa Taqabulli Jaizah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Qurtuba University of Science and Information Technology]. Dera Ismail Khan.
48. Shaukat, R. N. (n.d.). *Islam, Esaiyat aur Yahoodiyat mein Dajjal ka Tasawwur: Taqabulli wa Tajziyati Mutala'ah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Government College University Faisalabad]. Faisalabad.
49. Ramzan, M. I. (2006). *Aqeedah-e-Nuzool-e-Maseeh: Saami Adyaan aur Jadeed Nazriyat ka Taqabulli wa Tajziyati Mutala'ah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Islamia University]. Bahawalpur.
50. Irfan, M. (2013). *Aqeedah-e-Nuzool-e-Isa ke muta'alliq Mabaahis ka Tehqeeqi wa Tanqeedi Jaizah* [M.Phil. thesis, Department of Islamic Studies, Sheikh Zayed Islamic Center, University of the Punjab, Quaid-e-Azam Campus]. Lahore.
51. Batool, A. (2014). *Rafa'-e-'Isa (Alaihis Salaam) aur Nuzool-e-'Isa (Alaihis Salaam) ka Islami Tasawwur* [MPhil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Gomal University]. Dera Ismail Khan.
52. Afzal, Z. S. (2010). *Qayamat ki Nishaniyan: Ehd-e-Nama Jadeed aur Ahaadees-e-Nabawiyyah ka Taqabuli Jaizah* [Unpublished M.Phil./M.A. thesis?], Department of Islamic Studies, University of the Punjab]. Lahore.
53. Usmani, S. F. (n.d.). *Alamaat-e-Qurb-e-Qayamat: Elaahi Mazahib ki Roshni mein* [M.Phil. thesis, Department of Islamic Studies, University of Karachi]. Karachi.
54. Mudassir, A. R. (2013). *Aamad-e-Maseeh aur Asri Fikri Mubaahis: Urdu Kutub ke Hawalay se ek Tajziyati Mutala'ah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Riphah International University]. Faisalabad.
55. Nazeer, M. (2012). *Hazrat 'Isa (Alaihis Salaam) ka Rafa'-ul-us-Samaa' aur Nuzool: Qur'an o Hadees aur Bible ki Roshni mein* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Minhaj University]. Lahore.
56. Kausar, G. (2016). *Hazrat 'Isa ke baare mein Tafseeri Riwayaat ka Tehqeeqi Mutala'ah (Tafseer Ibn-e-Kaseer, Tafheem-ul-Qur'an, Tafseer Haqqani)* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Riphah International University]. Faisalabad.
57. Tabinda (2019). *Sayedna 'Isa (Alaihis Salaam) ke Mu'jizaat: Tafseer Ibn-e-Kaseer aur Tafseer Mazhari par Taqabulli Mutala'ah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Gujarat University (Hafiz Hayat Campus)]. Gujarat.
58. Hussain, S. G. (2012). *Seerat-e-Hazrat 'Isa (Alaihis Salaam): Injeel Arba'ah wa Injeel Barnabas ki Roshni mein* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Islamia University]. Bahawalpur.
59. -ul-Ghaffar, A. (2018). *Mu'jizaat-e-Maseeh (Alaihis Salaam): Muslim aur Masihi Deeni Adab ka Taqabulli Mutala'ah* [M.Phil maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Punjab University]. Lahore.
60. Ali, S. H. (2015). *Imam Mehdi ke Hawalay se Mukhtalif Makaatib-e-Fikr ke Tasawwuraat ka Tehqeeqi Jaizah* [PhD maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Karachi University]. Karachi.
61. Lateef, Z. (2011). *Tasawwur-e-Qayamat: Adyaan-e-Samawiyyah wa Asri Scienctific Iktishaafaat (Taqabulli wa Tehqeeqi Mutala'ah)* [PhD maqalah, Shu'bah Uloom-e-Islamia, Punjab University]. Lahore.